موت کے احوال اور اس کی تیاری سے متعلق ایک عبرت انگیز بیان

موت کا تصوُّر

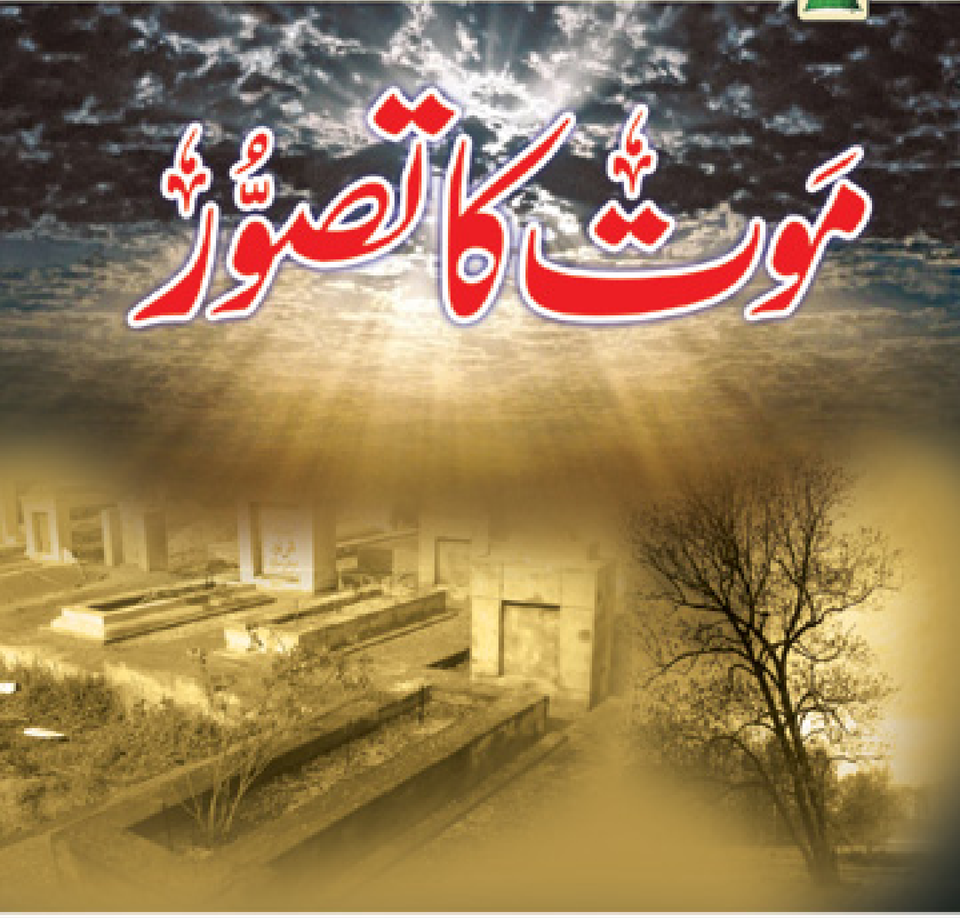

عذابِ قبر ظاہر ہونے کی حکمت 5 ملک الموت کا اعلان 21

تصورِ موت کا طریقہ 27 دنیا کس لئے ہے؟ 35

موت سے پہلے موت کی تیاری 38

پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

موت کا تَصَوُّر[1]

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”تم میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کا خوفناک منظر

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیت المقدس کی پہاڑیوں میں مصروفِ عبادت تھا کہ میں نے انتہائی پریشانی کے عالم میں

---

1 مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۱۹ جمادی الاولی ۱۴۲۹ ھ بمطابق 25 مئی 2008 ء کورنچھوڑ لائن بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ۲ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ بمطابق 16 دسمبر 2012ء کو ضروری ترمیم و اضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔
(شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیہ)

2 ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴

اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے ایک نوجوان کو دیکھا۔ غمخواری کی نیت سے میں اس نوجوان کے پاس آیا اور سلام کے بعد اس سے پریشانی کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا: "ہمارا ایک پڑوسی اپنے بھائی کی موت پر اس قدر غم میں مبتلا ہے کہ ہر لمحہ آہ و زاری ہی کرتا رہتا ہے اور اسے کسی کروٹ چین نہیں۔ مہربانی فرما کر آپ میرے ساتھ چلئے تاکہ اس سے تعزیت کر کے اسے تسلی دیں، شاید کہ آپ کے دِل جوئی فرمانے سے اسے قرار آجائے۔" چنانچہ میں نے چلنے پر آمادگی ظاہر کی تو وہ نوجوان مجھے ساتھ لے کر غم سے نڈھال ایک شخص کے پاس پہنچا، ہم نے اُس سے تعزیت کی مگر اس نے کوئی توجہ نہ دی بلکہ آہ وزاری کرنے لگا تو ہم نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! اِس طرح بے صبری کا مظاہرہ نہ کر، اللہ سے ڈر اور صبر سے کام لے، بے شک موت ہر کسی کو آنی ہے۔ جس نے بھی زِندَگی کا سفر شروع کیا اس کی منزل و انتہا موت ہے، موت ایک ایسا پُل ہے جس سے ہر ایک نے گزرنا ہے، کچھ گزر گئے، کچھ گزر رہے ہیں اور کچھ کو ابھی اپنی باری پر گزرنا ہے۔"

یاد رکھ! ہر آن آخر موت ہے ‏ ‏ بن تو مت انجان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے ‏ ‏ سن لگا کر کان، آخر موت ہے
بارہا علمی تجھے سمجھا چکے ‏ ‏ مان یا مت مان، آخر موت ہے

ہماری باتیں سن کر وہ شخص کچھ یوں گویا ہوا: ”میرے بھائیو! تم نے بالکل ٹھیک کہا، تمہاری باتیں برحق ہیں، موت واقعی ہر کسی کو آنی ہے اور ہر ایک کو اپنے وقت مقررہ پر اس دُنیائے فانی سے جانا ہے، مگر میری آہ وزاری کا سَبَب بھائی کی موت نہیں بلکہ یہ ہے کہ میرا بھائی قبر میں بہت بڑی مصیبت کا شِکار ہے۔“ اس کی بات سن کر ہم نے کہا: ”سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا تم غیب جانتے ہو جو تمہیں معلوم ہو گیا کہ تمہارا بھائی قبر میں عذاب سے دوچار ہے؟“ تو وہ کہنے لگا: ”نہیں! میں غیب تو نہیں جانتا مگر جو ہولناک منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ مجھے کسی کروٹ چین نہیں لینے دیتا۔“ ہمارے اصرار پر آخر کار اس نے اپنا واقعہ کچھ یوں سنایا: جب میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تجہیز و تکفین کے بعد ہم نے اسے قبرستان میں دَفن کر دیا تو لوگ واپس آ گئے مگر میں کچھ دیر قبر کے پاس ہی کھڑا رہا۔ اچانک میں نے ایک دردناک آواز سنی، گویا کہ کوئی انتہائی تکلیف کے عالَم میں ”بچاؤ! بچاؤ!“ کی صدائیں دے رہا تھا، میں نے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی نظر نہ آیا تو غور سے سننے لگا کہ آخر یہ آواز کس کی ہے اور کہاں سے آ رہی ہے، معلوم ہوا کہ یہ پُردَرْد آواز تو میرے بھائی کی ہے جو قبر کے اندر سے آ رہی ہے۔ میں بے چین ہو کر قبر کھودنے لگا تو ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا کوئی کہنے

والا کہ رہا تھا: ”اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے! قبْر مَت کھود، یہ **اللہ** کے رازوں میں سے ایک راز ہے اِسے پوشیدہ ہی رہنے دے۔“ آواز سن کر میں ڈر گیا اور قبْر کھودنے سے باز آگیا، جب وہاں سے اُٹھ کر جانے لگا تو میں نے پھر اپنے بھائی کی دَرْدْناک آواز سُنی جو بڑے کَرْب سے ”بچاؤ! بچاؤ!“ پکار رہا تھا۔ مجھے اپنے بھائی پر ترس آنے لگا اور میں نے دوبارہ قبْر کھودنا شروع کردی، ابھی میں نے تھوڑی سی مِٹّی ہٹائی تھی کہ پھر مجھے غیبی آواز سنائی دی: ”**اللہ** کے رازوں کو نہ کھولو اور قبْر کھودنے سے باز رہو۔“ غیبی آواز سن کر میں نے دوبارہ قبْر کھودنا بند کردی اور وہاں سے جانے لگا تو اس بار میرے بھائی نے جس کَرْب سے مجھے پکارا تو مجھ سے رہا نہ گیا بلکہ اس پر رَحْم آیا اور میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ اب تو ضرور قبْر کھودوں گا۔ چنانچہ میں نے قبْر کھودنا شروع کی جیسے ہی میں نے قبْر سے سِل ہٹائی تو قبْر کا اندرونی مَنظر دیکھ کر میرے ہوش اُڑ گئے، اندر انتہائی **خوفناک مَنظر** تھا، ابھی ابھی ہم نے جس بھائی کو دَفْن کیا تھا اس کا سارا جِسْم نہ صرف آگ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا بلکہ قبْر گویا کہ جہنّم کی آگ سے بھری ہوئی تھی۔ اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور اسے زنجیروں سے آزاد کرانے کے لیے میں نے بڑی بے تابی سے اپنا ہاتھ اس کی گردن میں بندھی ہوئی زنجیروں کی طرف

بڑھایا، جیسے ہی میرا ہاتھ زنجیر کو لگا میرے ہاتھ کی انگلیاں گویا کہ گرم لوہے کی طرح پگھل کر ہاتھ سے جدا ہو گئیں۔ تکلیف کی شِدّت سے میری چیخیں نکل گئیں اور میں ہاتفِ غیبی کے منع کرنے کے باوُجود بھائی کی قبْر کھولنے پر افسوس کرنے لگا، پھر جیسے ممکن ہوا میں نے قبْر کو بند کیا اور وہاں سے بھاگ نکلا۔ دیکھنا چاہتے ہو تو یہ دیکھو! میرے ہاتھ کی انگلیاں۔ اتنا کہنے کے بعد اس نے چادر سے اپنا ہاتھ نکالا تو واقعی اس کی چار انگلیاں غائب تھیں اور ہاتھ پر زخم کا عجیب وغریب نشان موجود تھا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر ہم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے عافیت طلب کی اور وہاں سے چلے آئے۔(1)

عذابِ قبْر ظاہر ہونے کی حکمت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت سَیِّدُنا امامِ اَوْزاعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہیں یہ سارا واقعہ سنا کر پوچھا: حُضور! جب کوئی یَہُودی یا نَصرانی مرتا ہے تو اس کا عَذابِ قبْر لوگوں پر ظاہِر نہیں ہوتا مگر مسلمانوں کی قبْروں کے حالات بعض مرتبہ ظاہِر ہوجاتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: کُفّار کے عذابِ قبْر میں تو

---

1 عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والخمسون بعد المائۃ، حکایۃ رجل یعذب فی قبرہ، ص ۱۷۱

کسی مسلمان کو شک ہی نہیں، انہیں تو دائمی عذاب کا سامنا کرنا ہی ہے۔ سب مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ کُفّار مرتے ہی عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس لیے انکے عذاب کو ظاہِر نہیں کیا جاتا۔ ہاں! بعض مرتبہ گناہ گار مسلمانوں کی قبْروں کا حال لوگوں پر ظاہِر کر دیا جاتا ہے تا کہ لوگ عِبرت پکڑیں اور گناہوں سے تائِب ہو کر اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی رِضا والے اعمال کی طرف راغِب ہوں۔[1]

عبرت کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لیے عِبرت کے کئی مَدَنی پھول پوشیدہ ہیں۔

- اس میں کوئی شک نہیں کہ جس کا خاتِمہ کفر پر ہوا وہ مرتے ہی دائمی عذاب کا شِکار ہو جاتا ہے کہ جس سے نَجات کی کوئی راہ نہیں۔
- بعض اوقات گناہ گار مسلمانوں کے عذابِ قبْر کے واقعات کو ظاہِر کر دیا جاتا ہے تا کہ دیگر مسلمان عِبرت حاصل کریں اور اس خوش فہمی میں نہ رہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں لہٰذا ہم عذابِ قبْر سے محفوظ رہیں گے۔
- یہ بات بھی پیشِ نَظر رکھنا چاہیے کہ اگر بے باکی سے زِنْدَگی گزارتے رہے

مدینہ

1 عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والخمسون بعد المائۃ، حکایۃ رجل یعذب فی قبرہ، ص ۱۷۱

اور توبہ کیے بغیر گناہوں کا پلندہ لیے قبر میں اُتر گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا، اُس کے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے تو عذابِ قبر کا سامنا ہو سکتا ہے۔

- عذابِ قبر کی سختی اور ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اُس شخص کے بھائی کو کچھ ہی دیر میں آگ کی زنجیروں میں جکڑ لیا گیا اور جب اس نے اپنے بھائی کو بچانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اُس کی انگلیاں ہاتھ سے جُدا ہو گئیں۔
- قبر جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ "قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔"(1)

مِرا دل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کرم یارب اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کی پکار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اپنے ہاتھوں سے مُردوں کو قبر میں اُتارتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ ایک دن ہمیں بھی

مدینہ

1 ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۲۶باب (ت:۹۱)، ۴/ ۲۰۸، حدیث:۲۴۶۸

اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا۔ ہم قبر کو بھولیں چاہے یاد رکھیں قبر ہمیں نہیں بھولتی۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا فقیہ ابو اللّیث سمر قندی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نَقْل فرماتے ہیں کہ قبر روزانہ 5 مرتبہ یہ ندا کرتی ہے:

- اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانا ہے۔
- اے آدمی! تُو مجھ پر عمدہ عمدہ کھانے کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے کیڑے کھائیں گے۔
- اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اندر آکر روئے گا۔
- اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہو گا۔
- اے آدمی! تُو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں مبتلائے عذاب ہو گا۔ (1)

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار　　مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی　　تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وحشت بڑی

میرے اندر تُو اکیلا آئے گا
ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا

تُوبُوْا اِلَی اللہِ!　　اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❶ تنبیہ الغافلین، باب عذاب القبر وشدتہ، ص ۲۳

قبر سانپوں سے بھر گئی

حضرت سَیِّدُنا عبد الحمید بن محمود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَدُوْد کہتے ہیں: میں حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ لوگوں نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ہم حج کے ارادے سے آرہے تھے کہ راستے میں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا، ہم نے اس کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کر کے قبر کھودی تو وہ سانپوں سے بھر گئی ہم نے اُس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ قبر کھودی تو وہاں بھی ایسا ہی ہوا، اسی طرح تیسری جگہ بھی یہی واقعہ ہوا، لٰہذا ہم اسے وہیں چھوڑ کر آپ سے مشورہ لینے حاضر ہوئے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ''یہ اس کے اعمال (کا بدلہ) ہیں، جاؤ اور اسے اسی (سانپوں سے بھری قبر) میں دَفن کر دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم پوری زمین بھی کھود ڈالو گے تو ہر جگہ اِن ہی سانپوں کو پاؤ گے۔'' لٰہذا انہوں نے جا کر اُسے سانپوں کے ساتھ ہی دَفن کر دیا۔ پھر واپسی پر جب اس کا سامان دینے کے لیے اس کے گھر گئے تو اس کی بیوی سے پوچھا کہ ''وہ کیا کام کیا کرتا تھا؟'' تو اس کی بیوی نے جواب دیا: ''وہ گَندُم بیچا کرتا تھا اور روزانہ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لئے کھانے کی مقدار کے برابر گَندُم نکال کر اتنی ہی مقدار

میں رَدّی گندُم اس میں ڈال دیتا تھا۔"[1]

حسنِ ظاہِر پر اگر تُو جائے گا عالَمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ مُنَقَّش سانپ ہے ڈَس جائے گا رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمان اور کافر کی موت کے احوال

حضرت سَیِّدُنا براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں گئے، قبْر پر پہُنچے تو وہ ابھی تیار نہ تھی، حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیٹھ گئے، ہم بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آس پاس ایسے بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں، حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ اَقْدَس میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم زمین کُرید نے لگے، پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا سر اٹھایا اور دو یا تین بار فرمایا: "عَذابِ قبْر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔" پھر فرمایا: بندۂ مومن جب دُنیا سے روانہ ہو کر آخِرت کی طرف جانے لگتا

---

[1] موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، جامع ذکر القبور، ۶/ ۸۳، حدیث: ۱۲۸

ہے تو اس پر آسمان سے سفید چہرے والے فِرِشتے اترتے ہیں، گویا ان کے چہرے سورج ہیں، ان کے ساتھ جنّتی کفن اور جنّتی خوشبو ہوتی ہے یہاں تک کہ مَیّت کے پاس تاحدِّ نِگاہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں: ”اے پاک رُوح! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور رضا کی طرف چل۔“ تو وہ اس طرح (جسم سے) نکلتی ہے جس طرح پانی کی مشک سے کوئی قطرہ ٹپک کر نکلتا ہے اور **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام اُسے قبض کر لیتے ہیں۔ **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام جُونہی اس رُوح کو قبض کرتے ہیں تو وہاں موجود دیگر فِرِشتے پَل بھر انتظار نہیں کرتے اور اس نیک روح کو **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر جنتی کفن پہنا دیتے ہیں پھر اسے جنّتی خوشبو لگاتے ہیں تو اُس سے رُوئے زمین پر پائی جانے والی بہترین مشک سے بھی بڑھ کر نفیس خوشبو آنے لگتی ہے۔ پھر وہ فِرِشتے اس روح کو لے کر (آسمان کی طرف) چڑھتے ہیں تو فِرِشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں: ”یہ خوشبوؤں میں بَسی پاک رُوح کس کی ہے؟“ تو فِرِشتے کہتے ہیں کہ یہ فُلاں بن فُلاں ہے۔ وہ اس رُوح کا تعارف ایسے معزّز و محترم نام سے کراتے ہیں جس سے لوگ دنیا میں اسے پکارا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اُسے لے کر آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، پھر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولنے کی اجازت طلب کی جاتی ہے تو دروازے کھول دیئے

جاتے ہیں، اس کے بعد ہر آسمان کے فِرِشتے اُسے اگلے آسمان پر پہُنچاتے ہیں حتی کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرے بندے کے نامۂ اعمال کو مقام علیین [1] (پانے والوں) میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو اسی سے پیدا کیا ہے، اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور اسی سے انہیں دوبارہ نکالوں گا۔“ حضور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید فرمایا: اس کی رُوح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، پھر اس کے پاس دو فِرِشتے آکر اُسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ وہ پوچھتے ہیں: یہ صاحب کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: تجھے کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ تو آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کے لیے جنت کا بستر بچھاؤ، اسے جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنّت کی طرف دروازہ کھول دو۔ پس اسے جنّت کی خوشگوار ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کی قبْر تاحدّ نِگاہ فراخ کر دی جاتی ہے۔ پھر اُس کے پاس ایک خوبصورت چہرے، اچھے

مدینہ

1 علّیین ساتویں آسمان میں زیرِ عرش (ایک مقام کا نام) ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ ۱۸)

کپڑوں اور پاکیزہ ترین خوشبو والا شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے خوشخبری ہو اس چیز کی جو تجھے مسرور کرے گی۔ یہ تیرا وہ دِن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بھلائی کی خبر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ بندہ کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم کرتا کہ میں اپنے گھر بار اور مال میں پہنچوں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید فرمایا کہ بندۂ کافر جب دنیا سے روانہ ہو کر آخرت کی طرف جانے لگتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے سیاہ چہرے والے فِرِشتے اترتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں۔ وہ فِرِشتے اس کے پاس تا حد نگاہ بیٹھ جاتے ہیں پھر **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام آکر اس کے سر کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں: ''اے خبیث روح! **اللہ** کی ناراضی اور غضب کی طرف نکل۔'' تو وہ روح جسم میں چھپتی پھرتی ہے، **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام اسے ایسے کھینچتے ہیں جیسے گرم سیخ بھیگی اُون سے کھینچی جاتی ہے۔ جب اسے قبض کر لیتے ہیں تو وہ فِرِشتے اسے **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ میں پلک جھپکنے کی مقدار بھی نہیں رہنے دیتے اور اسے لے کر اُن ٹاٹوں میں ڈال لیتے ہیں، اس سے رُوئے زمین کے بدترین مردار کی سی بدبو نکلتی ہے، جب وہ اسے لے کر (آسمان کی طرف) چڑھتے ہیں تو فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ یہ خبیث روح کس کی ہے؟ تو فِرِشتے اس کا دُنیاوی بدترین نام لے کر کہتے ہیں کہ

یہ فُلاں بن فُلاں ہے۔ یہاں تک کہ اسے لے کر آسمانِ دنیا تک آتے ہیں اور اس کا دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کرتے ہیں مگر وہ اس کے لیے نہیں کھولا جاتا۔ پھر دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنّت میں داخل ہوں جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو۔ (پ۸، الاعراف:۴۰)

پھر رب تعالٰی فرشتوں سے فرماتا ہے: ”اس کا نامۂ اعمال نچلی زمین میں مَقامِ سجین [1] (والوں) میں لکھ دو۔“ تو اس کی رُوح پھینک دی جاتی ہے۔ پھر دو عالم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں یا ہوا اُسے کسی

مدینہ

1 سجّین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ (خزائن العرفان، پ۳۰، المطففین، تحت الآیۃ ۷)

سَحِیۡقٍ ﴿۳۱﴾ (پ۱۷، الحج:۳۱) دور جگہ پھینکتی ہے۔

پھر رُوح جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرِشتے آکر اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھتے ہیں: یہ کون صاحب ہیں جو تم میں بھیجے گئے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا۔ تب آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے: یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بستر بچھاؤ اور آگ کی طرف دروازہ کھول دو۔ چنانچہ اس تک دوزخ کی گرمی اور وہاں کی لُو آنے لگتی ہے اور اس پر قبْر اس قدر تنگ کردی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر (یعنی ایک دوسرے میں پیوست) ہوجاتی ہیں اور اسکے پاس ایک بد شکل، برے لباس والا بدبودار آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: تجھے خوشخبری ہو اس چیز کی جو تجھے غمگین کرے گی، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ مردہ کہتا ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا چہرہ شَر (بُرائی) کی خبر دے رہا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں تیرا بُرا عَمَل ہوں۔ تب یہ کہتا ہے: الٰہی قیامت قائم نہ کرنا۔[1]

عذابِ قبْر حق ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ ایک مومن نیکوکار اور ایک

مدینہ

1 مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، ۶/ ۴۱۳، حدیث: ۱۸۵۵۹

کافر بدکار کی موت، قبْر، روح نکلنے، روح آسمان تک جانے اور نزع کی سختیوں کے احوال میں کس قدر فرق ہے۔ یاد رکھیے! عذابِ قبْر حق ہے۔ چنانچہ،

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عذابِ قبْر کے مُتعلّق پوچھا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! عذابِ قبْر حق ہے۔“ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر نماز کے بعد عذابِ قبْر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔[1] نیز بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک میں وہ دعا بھی مذکور ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دعا کیا کرتے تھے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْر وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّال۔** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عذابِ قبْر، عذابِ دوزخ، زِندَگی اور موت کے فتنوں اور مسیح دجال کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔[2]

مدینہ

1. بُخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۱/ ۴۶۳، حدیث: ۱۳۷۲
2. بُخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، ۱/ ۴۶۴، حدیث: ۱۳۷۷

حدیث کی شرح

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ تمام دعائیں اُمّت کی تعلیم کے لیے ہیں، ورنہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام عذابِ قبْر تو کیا حسابِ قبْر سے بھی محفوظ ہیں۔ اسی طرح جو ان کے دامَن میں آجائے وہ زِنْدَگی اور موت کے فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آپ کے نام کی برکت سے لوگوں کو دَجّال کے فتنوں سے امان ملے گی۔ جہاں کہیں حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ میں فلاں چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں وہاں اُمّت کے لیے پناہ مراد ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے کہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود تو ہر قسم کی معصیت سے محفوظ ہیں مگر ہم گناہگاروں کے لیے عذابِ قبْر اور مختلف فتنوں سے پناہ مانگ رہے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ دِن رات گناہوں میں مشغول رہنے کے باوُجود نہ ہمیں موت کی سختیوں کا خوف ہے نہ عذابِ قبْر کا ڈر ہے بلکہ ہم دن بدن گناہوں کے معاملے میں بے باک ہوتے جا رہے ہیں۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں
سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 مراٰۃ المناجیح، ۲ / ۱۱۰

ہمارا کیا بنے گا؟

شراب پینے والوں، بدکاری کرنے والوں، جوا کھیلنے والوں، بدفعلی کرنے والوں، بدنِگاہی کرنے والوں، گانے باجے سننے والوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، چھپ چھپ کر گناہ کرنے والوں، داڑھی منڈانے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، ملاوٹ والا مال دھوکے سے بیچنے والوں، بلا اجازتِ شرعی رمضان کے روزے قضا کرنے والوں، جھوٹ بولنے والوں، رشوت لینے والوں، لوگوں کے موبائل فون چوری کرنے والوں، ڈکیتی مارنے والوں، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے والوں، بدگمانیاں کرنے والوں، مسلمانوں کی عزت سے کھیلنے والوں اور مسلمانوں کی دِل آزاری کا سَبَب بننے والوں کے لئے مقامِ غور ہے کہ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں سے رُوگردانی کے سَبَب کہیں **اللہ** و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رُوٹھ گئے، گناہوں کی نُحُوسَت کے سَبَب کہیں ایمان برباد ہو گیا اور اسی حالت میں موت آگئی تو ہمارا کیا بنے گا؟

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہماری قبْر میں جہنّم کی آگ بھڑکا دی گئی ⟸ اگر ہماری زبان پر یہ جاری ہو گیا: **''ھَیْھَاتَ ھَیْھَاتَ لَا اَدْرِی''** افسوس!

میں کچھ نہیں جانتا ⟸ اگر ہماری قبْر دونوں طرف سے مل کر ہمیں دبانے لگی ⟸ اگر ہماری پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں تو ہم کیا کریں گے؟ ⟸ ہماری قبْر میں سانپ بچھو آ گئے تو کہاں جائیں گے؟ ⟸ ہمیں آگ کی زنجیروں میں جکڑ لیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ ⟸ ہمارے کَفَن کو آگ کے کَفَن سے بدل دیا گیا تو ہمارا کیا حال ہو گا؟ اس وقت کہاں جائیں گے؟ کس کو پکاریں گے؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تو ناراض کر چکے اب کون ہے جو قبْر کی ہولناکیوں سے بچائے گا؟

اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا کہ قبْر اعمال کی جگہ نہیں، عمل کے لیے جو زِنْدَگی ملی تھی اسے تو غفلت کی نظر کر دیا، ہائے افسوس! ہم نے اپنی دنیوی زندگی غفلت اور طرح طرح کے گناہوں اور فضولیات میں برباد کر دی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب پر رَحْم فرمائے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو گناہوں کی عادت سے نجات عطا فرمائے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نمازی بنا دے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو گناہوں سے بچنے والا بنا دے۔

- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب پر نزع کی سختیاں آسان کر دے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کا ایمان سلامت رکھے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو توبہ کی توفیق دے دے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری قبر کو جنت کا باغ بنادے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ سب پر اپنی رَحْمت کا مینہ برسادے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں لمحہ بھر بھی کفر کی زندگی میں مبتلانہ فرمائے۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عافیت، عافیت اور عافیت ہی عطا فرمائے۔

ابھی ہمارے پاس وقت ہے، ہماری سانسیں ابھی باقی ہیں، اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آکر ہمارا رشتۂ حیات منقطع کر دے فوراً سے پیشتر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ ہمارے اسلاف قبر کی ہولنا کیوں، وحشتوں، تنہائیوں اور اندھیروں سے بہت زیادہ خوفزدہ رہا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اپنی قبر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں، روز بروز لوگوں کے جنازے اٹھتے دیکھنے کے باوجود یہ نہیں سوچتے کہ ایک دِن ہمارا جنازہ بھی اٹھ جائے گا، یقیناً یہ جنازے ہمارے لئے خاموش مبلغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو کچھ وہ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اس کی ترجمانی کسی نے کیا خوب کی ہے:

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ عبرت کی جا ہے

ہمارے کتنے ہی دوست، احباب، عزیز، رشتے دار دیکھتے ہی دیکھتے اچانک موت کا شِکار ہو کر قبروں میں پہنچ گئے اور ہم ان کے جنازے میں شریک بھی ہوئے لیکن نجانے ہماری آنکھوں پر غفلت کا کیسا دَبیز (موٹا) پردہ پڑا ہوا ہے کہ ہمیں یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ ایک دن ہمیں بھی اسی طرح موت کا شِکار ہونا اور اندھیری قبر میں اترنا پڑے گا۔

جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ملک الموت کا اِعلان

منقول ہے کہ روزانہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام قبرستان میں یہ اعلان کرتے

ہیں: اے اہلِ قبور! تمہیں دنیا میں موجود کن لوگوں پر رشک آتا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: ”ہمیں رشک ہے ان لوگوں پر جو ❁ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر سجدہ ریز ہوتے ہیں اور ہم نہیں ہو سکتے ❁ جو روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے ❁ جو صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے ❁ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی محفلیں سجاتے ہیں اور ہم ایسا نہیں کر سکتے۔“(1)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی نَقْل کرتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک مغرور آدمی اپنے بند کمرے میں گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ تنہائی میں تھا کہ اتنے میں ایک شخص اُس کی طرف ایک دم لپکا۔ اُس مغرور نے کہا: اندر داخِلے کی تمہیں کس نے اجازت دی اور تم ہو کون؟ نَوواردِ نے کہا: مجھے اِس گھر کے مالک نے اجازت دی اور میں وہ ہوں جسے کوئی دربان نہیں روک سکتا، مجھے بادشاہوں سے بھی اجازت لینے کی ضَرورت نہیں ہوتی، نہ مجھے کسی کا دبدبہ ڈرا سکتا ہے، نہ ہی مجھ سے کوئی مغرور و سرکش بچ سکتا ہے۔ یہ سُن کر وہ مغرور آدمی خوف سے تھرّاتا ہوا منہ کے بَل گر پڑا، پھر انتہائی ذِلّت کے ساتھ منہ اُٹھا کر بولا: آپ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام معلوم ہوتے ہیں! فرمایا: ہاں میں مَلَکُ الْمَوت ہوں۔ اُس نے عرض کی: کیا مجھے مُہلَت مل سکتی ہے تاکہ توبہ کر کے نیکیوں

مدینہ

1 الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور......الخ، ص ۲۷

کا عہد کروں؟ فرمایا: نہیں، تمہارے سانس پورے ہوچکے ہیں۔ بولا: مجھے کہاں لے جائیں گے؟ فرمایا: اُس مقام پر جہاں تُونے اعمال بھیجے ہیں اور اُس گھر کی طرف جو تُونے تیّار کیا ہے۔ بولا: افسوس! میں نے نہ کوئی نیکی آگے بھیجی ہے نہ ہی کوئی اچّھا گھر تیّار کیا ہے۔ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: پھر تو تجھے اُس بھڑکتی آگ کی طرف لے جایا جائے گا جو تیرا گوشت پوست نوچ لے گی۔ یہ کہہ کر مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی روح قبض کرلی اور وہ مُردہ ہو کر گر پڑا۔ گھر میں کُہرام پڑ گیا، چیخ و پکار اور رونا دھونا مچ گیا۔ اِس واقِعے کے راوی حضرتِ سیِّدُنا یزید رقاشی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر ان سوگواروں کو اُس کے بُرے انجام کا پتا چل جاتا تو اِس سے بھی زیادہ رونا دھونا مچاتے۔ (1)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
بن تو مت انجان آخر موت ہے
ایک دِن مرنا ہے آخِر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

عِبرت ناک اشعار

نمبر(1)

وَقَفْتُ عَلَى الْاَحِبَّةِ حِیْنَ صَفَّتْ ... قُبُوْرُهُمْ كَاَفْرَاسِ الرِّهَانِ

---

1 اِحیاءُ العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثالث فی سکرات الموت وشدتہ......الخ، ۵/ ۲۱۶

فَلَمَّا اَنْ بَکَیْتُ وَفَاضَ دَمْعِیْ   رَاَتْ عَیْنَایَ بَیْنَهُمْ مَکَانِ

یعنی (۱)﴿ میں دوستوں کے پاس رُکا، اُن کی قبریں دوڑ لگانے والے گھوڑوں کی طرح صف بستہ تھیں (۲)﴿ پس جب میں رویا اور میرے آنسو بہنے لگے تو میری آنکھوں نے ان کے درمیان میرا مکان دیکھ لیا۔[1]

نمبر (2)

یَا اَیُّهَا النَّاسُ کَانَ لِیْ اَمَلٌ   قَصَرَ بِیْ عَنْ بُلُوْغِهِ الْاَجَل

فَلْیَتقِ اللّٰهَ رَبَّهُ رَجُلٌ   اَمْکَنَه فِیْ حِیَاتِهِ الْعَمَل

مَا اَنَا وَحْدِیْ نُقِلْتُ حَیْثُ تَرٰی   کُلٌّ اِلٰی مِثْلِه سَیُنْتَقَل

یعنی (۱)﴿ اے لوگو! میری بہت سی امیدیں (Wishes) تھیں مگر موت نے مجھے ان تک پہنچنے کی مہلت نہ دی (۲)﴿ پس اس شخص کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا چاہئے جو دنیاوی زندگی میں نیک اعمال کر سکتا ہے (۳)﴿ صرف مجھے ہی یہاں نہیں رکھا گیا بلکہ تو دیکھے گا کہ جدھر مجھے بھیجا گیا ہر ایک ادھر ہی منتقل ہو گا۔[2]

نمبر (3)

اَلَا قَلَّ لِمَاشٍ عَلٰی قَبْرِنَا   غُفُولٌ لِاَشْیَاءٍ حُلَّتْ بِنَا

سَیَنْدَمُ یَوْمًا لِتَفْرِیْطِهٖ   کَمَا قَدْ نَدِمْنَا لِتَفْرِیْطِنَا

یعنی (۱)﴿ خبردار! ہماری قبر کے پاس سے گزرنے والے کے لئے کم مدت ہے، وہ ان

مدینہ

1 اِحیاءُ العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعده، الباب السادس فی اقاویل العارفین علی الجنائز......الخ، ۵/ ۲۴۰

2 المرجع السابق

چیزوں سے بہت زیادہ غافل ہے جو ہمیں پہنائی گئی ہیں (2)⇦ عنقریب ایک دن وہ اپنی غفلت کی وجہ سے شرمسار ہوگا جیسا کہ ہم اپنی غفلت کی وجہ سے شرمندہ ہوئے۔[1]

نمبر (4)

قِفْ وَاعْتَبِرْ فَقَرِيْبًا تَحِلُّ هٰذَا الْمَحَلَّا

هٰذَا مَكَانٌ يُسَاوِى فِيْهِ الْاَعَزُّ الْاَذَلَّا

یعنی (ا)⇦ (اے گزرنے والے!) ذرا ٹھہر جا! اور عبرت حاصل کر، عنقریب تجھے بھی اس مکان میں اُترنا ہے (2)⇦ یہ ایسا مکان ہے جس میں عزت وذلت والے سب برابر ہیں۔[2]

نمبر (5)

بِاللّٰهِ يَاقَبْرُ هَلْ زَالَتْ مَحَاسِنُه وَهَلْ تَغَيَّرَ ذَاكَ الْمَنْظَرُ النَّضِرُ

يَاقَبْرُ مَا اَنْتِ لَا رَوْضٌ وَلَا فَلَكٌ فَكَيْفَ يَجْمَعُ فِيْكِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

یعنی (ا)⇦ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے قبر! کیا اس کے خوبصورت اعضاء برباد ہوگئے؟ اور کیا اس کا پُرکشش اور تروتازہ (چہرہ) تبدیل ہوگیا؟ (2)⇦ اے قبر! تو کیا ہے؟ تو باغ ہے، نہ آسمان، پھر کیسے تجھ میں چاند سورج (جیسے لوگ) جمع ہوجاتے ہیں۔[3]

نمبر (6)

اَيُّهَا الْمَاشِئ بَيْنَ هٰذِى الْقُبُوْرِ غَافِلًا عَنْ مُعَقَّبَاتِ الْاُمُوْرِ

مدینہ

1. الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور......الخ، ص۲۶
2. المرجع السابق
3. المرجع السابق

اُدۡنُ مِنِّیۡ اُنۡبِیۡکَ عَنِّیۡ وَلَا یُنَـ ـبِیۡکَ عَنِّیۡ یَا صَاحِ مِثۡلَ خَبِیۡرِ
اَنَا مَیِّتٌ کَمَا تَرَانِیۡ طَرِیۡحٌ بَیۡنَ اَطۡبَاقِ جُنۡدَلٍ وَ صَخُوۡرِ
اَنَا فِیۡ بَیۡتِ غُرۡبَةٍ وَ انۡفِرَادٍ مَعۡ قُرۡبِیۡ مِنۡ جِیۡرَتِیۡ وَعَشِیۡرِیۡ
لَیۡسَ لِیۡ فِیۡهِ مُؤۡنِسٌ غَیۡرَ سَعۡیِ مِنۡ صَلَاحٍ سَعَیۡتُه اَوۡ فُجُوۡرِ
فَکَذَا اَنۡتَ فَاعۡتَبِرۡ بِیۡ وَاِلَّا صِرۡتَ مِثۡلِیۡ رَہِیۡنٌ یَوۡمَ النُّشُوۡرِ

یعنی (۱)⇐ اے امورِ آخرت سے غافل ہو کر ان قبروں کے درمیان چلنے والے! (2)⇐ میرے قریب آ! میں تجھے اپنے حالات سے باخبر کروں، کہ مجھ سے بہتر اپنے حالات کی خبر تجھے کوئی نہیں بتائے گا (3)⇐ میں مردہ ہوں جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے کہ مجھے بنجر اور چٹیل میدان میں ڈال دیا گیا ہے (4)⇐ اپنے پڑوسیوں اور گھر والوں کے باوُجود میں اس ویران گھر میں اکیلا ہوں (5)⇐ نیکیوں اور گناہوں کے علاوہ قبر میں میرے ساتھ کوئی نہیں (6)⇐ اسی طرح تجھے بھی یومِ قیامت کے لئے یہاں گروی رکھا جائے گا لہٰذا مجھ سے عِبرت حاصل کر، ورنہ تیرا بھی میرے جیسا حال ہو گا۔[1]

آبادی کدھر ہے؟

منقول ہے کہ شام کے وقت ایک گھڑ سوار مسافر ایک وادی میں داخل ہوا تو شام کے سائے گہرے ہوتے دیکھ کر اس نے سوچا کہ رات کی تاریکی چھانے سے قبل کوئی محفوظ ٹھکانا تلاش کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسے وادی میں ایک لڑکا نظر آیا تو

مدینہ

1 الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور......الخ، ص٢٦

اس نے لڑکے سے پوچھا کہ آبادی کدھر ہے؟ لڑکے نے عرض کی: اس پہاڑی پر چڑھ کر دیکھیں گے تو دوسری طرف آپ کو آبادی ہی آبادی نظر آئے گی۔ جب اس شخص نے پہاڑی پر چڑھ کر دوسری طرف دیکھا تو اسے آبادی کے بجائے ایک قبْرستان دکھائی دیا جس میں ہر طرف بربادی و ویرانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ دل میں کہنے لگا: یقیناً یہ لڑکا بے وقوف ہے جو آنے جانے والے انجان مسافروں کو پریشان کرتا ہے یا پھر انتہائی عقل مند ہے اور اس کے قبْرستان کی طرف اشارہ کرنے میں کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ سوچ کر وہ حقیقتِ حال جاننے کے لیے واپس آیا اور اس لڑکے سے پوچھا: میں نے آبادی کے مُتَعَلّق پوچھا تھا مگر تم نے مجھے قبْرستان کا راستہ کیوں دکھایا؟ تو لڑکے نے بصد احترام کہا: جناب! میں نے گھاٹی کے اِس طرف کے کثیر لوگوں کو اُس طرف جاتے تو دیکھا ہے لیکن اُدھر والوں کو کبھی اِس طرف آتے نہیں دیکھا لہٰذا میرے خیال میں تو آبادی اُدھر ہے نہ کہ اِدھر۔ ہاں! اگر آپ مجھ سے پوچھتے کہ مجھے اور میرے جانور کو ٹھکانا کہاں مل سکتا ہے تو میں آپ کو اِدھر بھیجتا نہ کہ اُدھر۔ (1)

تصورِ موت کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی کے

---

1 الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور......الخ، ص ۲۷

درمیان موت کی گھاٹی حائل ہے، جس دن ہم نے یہ گھاٹی عبور کرلی کبھی واپسی نہ ہو گی۔ لٰہذا موت کی اس پر خطر گھاٹی کو یادرکھئے کہ جسے ہر ایک نے پار کرنا ہے اور کبھی بھی غفلت اختیار نہ کیجئے۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 480 صَفحات پر مشتمل کتاب **بیاناتِ عطاریہ حصہ اوّل** صَفْحہ 304 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ موت کو ہمیشہ یادرکھنے کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامیاب و عَقْل مند وہی ہے جو دوسروں کو مرتا دیکھ کر اپنی موت یاد کرے اور قبْرو آخِرت کی تیاری کرلے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے: **اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ** یعنی سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔[(1)]

یادرکھیے! غفلت کے ساتھ موت کو یاد کرنے سے یہ سعادت حاصل نہیں ہو گی کہ اس طرح تو انسان ہمیشہ جنازے دیکھتا ہی رہتا ہے اور کبھی اپنے ہاتھوں سے بھی انہیں قبْر میں اتارتا ہے۔ تصورِ موت کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کبھی کبھی تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دنیاوی خیالات سے پاک کرکے پھر پہلے اپنے اُن دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کیجئے جو وفات پاچکے ہیں، اپنے قرب وجوار میں

---

1 مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ الخلق الآدمی……الخ، ص ۱۴۲۱، حدیث: ۲۶۴۵

رہنے والے فوت شدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصور ہی تصور میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے منصب و کام میں مشغول، لمبی لمبی امیدیں باندھے، دنیاوی تعلیم کے ذریعے مستقبل کی بہتری کے لیے کوشاں تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہا سال تک مکمل نہ ہو سکیں، دنیاوی کاروبار کے لیے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے وہ صرف اس دنیا ہی کے لیے کوششوں میں مصروف تھے، اسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اسی کا آرام انہیں مرغوب تھا، وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ موت سے غافل خوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے، ان کے کفن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رنگینیوں میں گم تھے، آہ! اسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکا یک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچادیئے گئے، ان کے ماں باپ غم سے نڈھال ہوگئے، ان کی بیوائیں بے حال ہو گئیں، ان کے بچے بلکتے رہ گئے، مستقبل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہو گیا، امیدیں ملیا میٹ ہو گئیں، ان کے کام ادھورے رہ گئے، دنیا کے لیے ان کی سب محنتیں رائیگاں گئیں، ورثاء ان کے اموال تقسیم کرکے مزے سے کھا رہے ہیں اور ان کو بھول چکے ہیں۔ اس تصور کے بعد اب ان کی قبر کے حالات کے بارے میں غور کیجئے کہ

اُن کے بدن کیسے گل سڑ گئے ہوں گے، آہ! ان کے حسین چہرے کیسے مسخ ہو گئے ہوں گے، وہ کھلکھلا کر ہنستے تھے تو منہ سے پھول جھڑتے تھے مگر آہ! اب ان کے وہ چمکیلے خوبصورت دانت جھڑ چکے ہوں گے اور منہ میں پیپ پڑ گئی ہو گی، ان کی موٹی موٹی دلکش آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ گئی ہوں گی، ان کے ریشم جیسے بال جھڑ کر قبر میں بکھر گئے ہوں گے، ان کی باریک اونچی خوبصورت ناک میں کیڑے گھسے ہوئے ہوں گے، ان کے گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند پتلے پتلے نازک ہونٹوں کو کیڑے کھا رہے ہوں گے، وہ ننھے ننھے بچے جن کی تتلی باتوں سے غمزدہ دل کھل اٹھتے تھے مرنے کے بعد اِن کی زبانوں پر کیڑے چمٹے ہوں گے، نوجوانوں کے قابلِ رشک توانا ورزشی جسم خاک میں مل گئے ہوں گے۔ ان کے تمام جوڑ الگ الگ ہو چکے ہوں گے۔

یہ تصور کرنے کے بعد یہ سوچئے کہ آہ! یہی حال عنقریب میرا بھی ہونے والا ہے، مجھ پر بھی نزع کی کیفیت طاری ہو گی، آنکھیں چھت پر لگی ہوں گی، عزیز و اَقارب جمع ہوں گے، ماں: میرا لال ! میرا لال! کہہ رہی ہو گی، باپ مجھے: بیٹا! بیٹا! کہہ کر پکار رہا ہو گا، بہنیں بھائی! بھائی! کی آوازیں لگا رہی ہوں گی، چاہنے والے آہیں اور سسکیاں بھر رہے ہوں گے، پھر اسی چیخ و پکار کے پُر ہول ماحول

میں روح قبض کرلی جائے گی، کوئی آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دے گا، مجھ پر کپڑا اُڑھا دیا جائے گا، عزیزوں کے رونے دھونے سے کہرام مچ جائے گا، پھر غسال کو بلایا جائے گا، مجھے تختۂ غسل پر لِٹا کر غسل دیا جائے گا اور کفن پہنایا جائے گا، آہ وفُغاں کے شور میں اس گھر سے میرا جنازہ روانہ ہو گا جس گھر میں میں نے ساری عمر بسر کی، کل تک جنہوں نے ناز اٹھائے آج وہی میرا جنازہ اُٹھا کر قبْرستان کی طرف چل پڑیں گے، پھر مجھے قبْر میں اُتار کر میرے عزیز اپنے ہاتھوں سے مجھ پر مٹی ڈالیں گے، آہ! پھر قبْر کی تاریکیوں میں مجھے تنہا چھوڑ کر سب کے سب واپس پلٹ جائیں گے۔ میرا دل بہلانے کے لیے کوئی بھی وہاں نہ ٹھہرے گا، ہائے! ہائے! پھر قبْر میں میرا جسم گلنا سڑنا شروع ہو جائے گا۔ اُسے کیڑے کھانا شروع کر دیں گے، وہ کیڑے پتا نہیں میری سیدھی آنکھ پہلے کھائیں گے یا کہ الٹی آنکھ، میری زبان پہلے کھائیں گے یا میرے ہونٹ۔ ہائے! ہائے! میرے بدن پر کس قدر آزادی کے ساتھ کیڑے رینگ رہے ہوں گے، ناک، کان اور آنکھوں وغیرہ میں گھس رہے ہوں گے۔ یوں اپنی موت اور قبْر کے حالات کا باری باری تصوُّر باندھیئے پھر منکر نکیر کی آمد، ان کے سوالات اور عذابِ قبْر کا خیال دل میں لائیے اور اپنے آپ کو ان پیش آنے والے معاملات سے ڈرایئے۔ اس طرح فکر

مدینہ کے ذریعے موت کا تصوُّر کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دل میں موت کا احساس پیدا ہو گا، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔[1]

ہمارے اسلاف اور موت کا تصوّر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین ہر وقت موت اور قبْر و آخرت کو پیش نظر رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گناہوں سے دور اور نیکیوں پر کمربستہ رہتے اور دنیا کی عارضی لذتوں میں مصروف ہو کر مطمئن ہو جانے کے بجائے ہر وقت خوفِ خدا سے روتے ہوئے موت، قبْر اور حَشْر و نَشْر کی ہولناکیوں کو یاد رکھتے تھے۔ چنانچہ،

آخرت کی پہلی منزل

منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبْر کے قریب کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ اس بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنّت و دوزخ کے تذکرہ پر نہیں روتے مگر جب کسی قبْر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گریہ وزاری فرماتے ہیں، اس کا کیا سَبَب ہے؟ حضرتِ سیدنا

---

1. بیاناتِ عطاریہ، حصہ ا، ص ۳۰۵ تا ۳۰۹

عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بے شک قبْر آخِرت کی سب سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہو گا اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے زیادہ سخت ہو گا۔ (1)

اُس کا حال کیا ہو گا!

حضرت سَیِّدُنا یزید رقاشی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْشَافِی فرمایا کرتے: ''موت جس کا مَوْعِد (یعنی وعدے کا وقت) ہو، قبْر جس کا گھر ہو، زمین کے نیچے جس کا ٹھکانا ہو، کیڑے جس کے اَنِیْس (یعنی ساتھی) ہوں اور اِس کے ساتھ ساتھ اُسے **اَلْفَزَعُ الاَکْبَر** (بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت) کا بھی انتظار ہو، اس کا حال کیا ہو گا۔'' یہ فرما کر آپ رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رِقَّت طاری ہو جاتی یہاں تک کہ روتے روتے بے ہوش ہو جاتے۔ (2)

موت کو مت بھولنا پچھتاؤ گے قبْر میں اے عاصیو! جب جاؤ گے
سانپ بچھو دیکھ کر گھبراؤ گے بھاگ نہ ہرگز وہاں سے پاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ترمذی، کتاب الزھد، ۵ باب (ت:۵)، ۴/ ۱۳۸، حدیث:۲۳۱۵
2. المستطرف، الباب الحادی والثمانون فی ذکر الموت......الخ، ۲/ ۴۷۷

اے نفس کیا چاہتا ہے؟

حضرت سیِّدُنا ابراہیم تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرنے کا انداز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے یہ تَصَوُّر باندھا کہ میں جنّت میں ہوں، وہاں کے پھل کھا رہا ہوں اور اس کی نہروں سے مشروب پی رہا ہوں۔ اس کے بعد میں نے یہ خیال جمایا کہ میں جہنّم میں ہوں اور تھُوہَڑ (کانٹے دار درخت) کھا رہا ہوں اور دوزخیوں کا پیپ پی رہا ہوں۔ ان تصوُّرات کے بعد میں نے اپنے نفس سے پوچھا: "تجھے کس چیز کی خواہش ہے؟ جنّت کی یا جہنّم کی؟" نفس نے کہا: جنّت کی۔ تب میں نے اپنے نفس سے کہا: فی الحال تجھے مہلت (مُہْ۔لَت) ملی ہوئی ہے۔ (یعنی اے نفس! اب تجھے خود ہی راہ مُتَعَیَّن کرنی ہے کہ سُدھر کر جنّت میں جانا ہے یا بگڑ کر دوزخ میں! لہٰذا) اسی حِساب سے عَمَل کر۔ (1)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن　　قبْر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن　　اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

(1) مکاشفۃ القلوب، الباب الثمانون فی بیان المحبۃ ومحاسبۃ النفس، ص ۲٦۵ ملتقطاً

دنیا کس لئے ہے؟

امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے سب سے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں دُنیا اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اسکے ذریعے آخرت کی تیاری کرو اور اس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اِسی کے ہو کر رہ جاؤ۔ بے شک دُنیا فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافل نہ کر دے۔ باقی رہنے والی کو فنا ہو جانے والی پر ترجیح دو کیونکہ دنیا منقطع ہونے والی ہے اور بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنا ہے۔ **اللہ** سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب سے (روک اور) ڈھال اور اُس کی بارگاہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔(1)

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بونے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے　　جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

1 شعب الایمان للصاغرجی، الزھد وقصر الامل، اقوال السلف فی الدنیا وقصر الامل، ۳/ ۲۷۰

آج عمل کا موقع ہے

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ایک مرتبہ کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ کہیں تم لمبی لمبی امیدیں نہ باندھ بیٹھو اور خواہشات کی پیروی میں نہ لگ جاؤ۔ یاد رکھو! لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خبردار! نفسانی خواہشات کی پیروی راہِ حق سے بھٹکا دیتی ہے۔ خبردار! دُنیا عنقریب پیٹھ پھیرنے والی اور آخِرت جلد آنے والی ہے۔ آج عمل کا دِن ہے، حِساب کا نہیں اور کل حِساب کا دن ہو گا، عمل کا نہیں۔ (1)

کوچ ہاں اے بے خبر ہونے کو ہے　　کب تلک غفلت سَحر ہونے کو ہے
باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے　　خَتْم ہر فردِ بَشَر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخِر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخِر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فانی زندگی میں ابدی زندگی کی تیاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے مذکورہ

مدینہ

1 شعب الایمان للصاغرجی، الزھد وقصر الامل، اقوال السلف فی الدنیا وقصر الامل، ۳/ ۴۷۰

فرامین سے معلوم ہوا کہ اِس فانی (دُنیوی) زِنْدَگی میں اُس اَبَدی (اُخْرَوی) زِنْدَگی کی بھرپور تیاری کر لی جائے اور کبھی بھی قبْر و حشر کی زِنْدَگی کو نہ بھولا جائے بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ ہر لمحہ اپنا محاسبہ کرتا رہے، اگر کوئی اپنے اندر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی قسم کی بُرائی پائے تو نہ صرف اس سے بلکہ اپنے سابقہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کر کے نیکیوں کی راہ پر اس طرح چلنے لگے کہ کبھی برائی کی راہ کو پلٹ کر نہ دیکھے، ورنہ یاد رکھے! موت کے بعد ہر ایک کو اپنی کرنی کا پھل ضرور بھگتنا ہے۔

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ　　جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
قبْر میں میّت اُترنی ہے ضَرور　　جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کالے بچھو

کوئٹہ کے ایک قریبی گاؤں میں ایک لاوارِث کلین شیو (Clean shave) نوجوان مرا پایا گیا لوگوں نے مل کر اس کو دفنا دیا۔ اتنے میں مرحوم کے عزیز آپہنچے اور کہنے لگے کہ ہم اس کی لاش کو نکال کر لے جائیں گے اور اپنے گاؤں میں دفنائیں گے۔ لہٰذا قبْر دوبارہ کھودی گئی، جب چہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں! کفن چہرے سے ہٹا ہوا تھا اور کلین شیو نوجوان کے چہرے پر کالے کالے بچھوؤں کی کالی کالی داڑھی بنی ہوئی تھی، گھبرا کر جلدی

جلدی سِل رکھی، مٹی ڈالی اور لوگ بھاگ گئے۔[1]

دِل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی
پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا بس اب ٹوٹنے والی ہے
غفلت سے مگر پھر بھی بیدار نہیں ہوتا
اے ربّ کے حبیب آؤ اے میرے طبیب آؤ
اچھّا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا
شیطان مُسلَّط ہے افسوس کسی صُورت
اب صبر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت سے پہلے موت کی تیاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت سے پہلے موت کی تیاری کرلیجئے تاکہ جب قبْر میں حبیبِ خدا سے یا حشر میں خدائے ذوالجلال سے ملاقات ہو تو کسی قسم کی شرمندگی اور رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بلکہ جب اس دنیائے فانی سے ہمارے کُوچ کا وقت آئے تو اس حسرت میں مبتلا نہ ہوں، اے کاش! کچھ دیر مہلت مل جاتی تو نیک اعمال بجالاتے۔ حالانکہ منقول ہے: **اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب** یعنی موت تو ایک پل ہے جو دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے۔[2] اور مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی:

مدینہ

1. بیاناتِ عطّاریہ، حصہ اول، ۳۴۶
2. فیض القدیر، ۳/ ۳۰۷، تحت الحدیث: ۳۲۵۷

یارسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! کونسا مومن سب سے زیادہ عَقْل مند ہے ؟ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”موت کو زیادہ یاد کرنے والے اور موت کے بعد کی زِنْدَگی کے لیے بہترین تیاری کرنے والے لوگ سب سے زیادہ عَقْل مند ہیں۔“ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو موت سے پہلے موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔

بندۂ مومن کے لیے خوفِ خدا اور رَجاء (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رَحْمت کی امید) دونوں ہونا ضروری ہے۔ آج مسلمان جہاں دیگر بَہُت سی بُرائیوں کا شِکار ہیں وہیں ایک بہت بڑی نادانی یہ بھی عام ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رَحْمت اور اس کی نعمتوں پر تو یقین رکھتے ہیں لیکن کَما حَقُّہٗ اس کی ناراضی کا خوف اپنے دِلوں میں نہیں رکھتے اور اس کی وجہ سے گناہوں پر دلیر ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنی اصلاح اور نفس کو گناہوں سے باز رکھنے کے لیے موت کا تصوُّر بہت مفید ہے، اسی لیے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام ہر وقت موت کا تصوُّر جمائے رکھتے اور اس دارِ فانی کو واقعی عارضی سمجھتے تھے۔ کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان نیک بندوں کے صدقے ہمیں بھی موت کا تصور جمائے رکھنے کی توفیق مل جائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

---

1 ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، ۴/ ۴۹۶، حدیث: ۴۲۵۹

اچھی اچھی نیتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ موت ہمیں آخرت کے سفر پر روانہ کرے، آیئے راہِ آخرت کے مسافر بننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے کہ **فرمانِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

- آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔
- صف اوّل میں جماعت کے ساتھ پانچوں وقت نماز پڑھوں گا۔
- جھوٹ، غیبت، چغلی سے بچتا رہوں گا۔
- ماں باپ کو نہیں ستاؤں گا۔
- حرام روزی نہیں کماؤں گا۔
- سنتوں پر عمل کروں گا۔
- **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچوں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ اچھی اچھی نیتوں کے علاوہ بھی ہر نیک کام کرنے اور برائی سے بچنے کی بے شمار نیتیں کی جاسکتی ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نمازی بنائے، ہمارے دل سے گناہوں کی سیاہی دور فرمائے اور ہمیں مدنی قافلوں کا مسافر بنائے۔ مدنی قافلوں کی برکت سے جب ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر یعنی مسجد میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مہمان بنیں گے تو یقیناً اپنے ربّ کی نافرمانی کے کاموں سے بھی اتنی دیر تک دور رہ کر اپنے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کریں

مـــــدینہ

1 المعجم الکبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

گے، مدنی قافلوں کی برکت سے مدنی ماحول نصیب ہوگا اور یہ مدنی ذہن بھی بنے گا کہ میں نے بہت نمازیں قضا کرلیں، اب میں نہ صرف خود نماز پڑھوں گا بلکہ دوسروں کو بھی نماز کی ترغیب دلا کر کم از کم ایک اسلامی بھائی کو اپنے ساتھ مسجد میں لیتا جاؤں گا۔ میں خود بھی نیکیاں کروں گا اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دوں گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مدنی انعامات

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پندرھویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیت، شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دور میں نیک بننے کے لیے ہمیں مَدَنی انعامات کی صُورت میں ایک بہترین جَدْوَل عطا فرمایا ہے جس کے ذریعے ہم آسانی سے اپنے روز مرہ کے معمولات میں رہتے ہوئے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل و مستحبات کی بھی بجا آوری کرسکتے ہیں۔

مَدَنی انعامات کا رِسالہ حاصل کر کے اس کے مُطابق عَمَل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے اس کو پُر کرنے کا معمول بنالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین ودنیا کی بے شمار برکات حاصل ہوں گی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مولف
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3	خزائن العرفان	صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)
4	المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
5	صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ
6	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
7	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
8	موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قُرشی، متوفی ۲۸۱ھ مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
10	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
11	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
12	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
13	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار صادر، بیروت
14	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ دار الکتب العلمیہ، بیروت
15	عیون الحکایات	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
16	الروض الفائق	شعیب بن عبد اللہ بن سعد، متوفی ۸۱۰ھ دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
17	المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفّٰی ۸۵۰ھ دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
18	الزھد و قصر الامل	الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی دار الکلم الطیب ۱۴۲۲ھ
19	اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت
20	بیانات عطاریہ	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
درود شریف کی فضیلت	1	تصورِ موت کا طریقہ	27
قبر کا خوف ناک منظر	1	ہمارے اسلاف اور موت کا تصوّر	32
عذابِ قبر ظاہر ہونے کی حکمت	5	آخرت کی پہلی منزل	32
عِبرت کے مَدَنی پھول	6	اُس کا حال کیا ہو گا!	33
قبر کی پُکار	7	اے نفس کیا چاہتا ہے؟	34
قبر سانپوں سے بھر گئی	9	دنیا کس لئے ہے؟	35
مسلمان اور کافر کی موت کے احوال	10	آج عمل کا موقع ہے	36
عذابِ قبر حق ہے	15	فانی زندگی میں ابدی زندگی کی تیاری	36
حدیث کی شرح	17	کالے بچھو	37
ہمارا کیا بنے گا؟	18	موت سے پہلے موت کی تیاری	38
یہ عبرت کی جا ہے	21	اچھی اچھی نیتیں	40
ملک الموت کا اِعلان	21	مدنی انعامات	41
عِبرت ناک اشعار	23	ماخذو مراجع	42
آبادی کدھر ہے؟	26	فہرست	43

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران

حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ الباری

کے تحریری بیانات

مطبوعہ وغیر مطبوعہ بیانات

﴿1﴾--- فیضانِ مرشد (صفحات 46)	﴿2﴾--- جنت کی تیاری (صفحات 134)
﴿3﴾--- احساسِ ذمہ داری (صفحات 50)	﴿4﴾--- وقفِ مدینہ (صفحات 86)
﴿5﴾--- مدنی کاموں کی تقسیم (صفحات 68)	﴿6﴾--- مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (صفحات 73)
﴿7﴾--- مدنی مشورے کی اہمیت (صفحات 32)	﴿8﴾--- سود اور اس کا علاج (صفحات 92)
﴿9﴾--- سیرتِ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ (صفحات 75)	﴿10﴾--- پیارے مرشد (صفحات 48)
﴿11﴾--- برائیوں کی ماں (صفحات 112)	﴿12﴾--- فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (صفحات 56)
﴿13﴾--- غیرت مند شوہر (صفحات 48)	﴿14﴾--- جامع شرائط پیر (صفحات 88)
﴿15﴾--- صحابی کی انفرادی کوشش (صفحات 124)	﴿16﴾--- کامل مرید (صفحات 48)
﴿17﴾--- پیر پر اعتراض منع ہے (صفحات 60)	﴿18﴾--- امیر اہلسنت کی دینی خدمات (صفحات 480)
﴿19﴾--- جنّت کا راستہ (صفحات 56)	﴿20﴾--- ہمیں کیا ہو گیا ہے! (116)
﴿21﴾--- مقصدِ حیات (صفحات 60)	﴿22﴾--- موت کا تصور (صفحات 44)

زیرِ ترتیب تحریری بیانات

﴿1﴾--- صدقے کا انعام	﴿2﴾--- گناہوں کی نحوست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

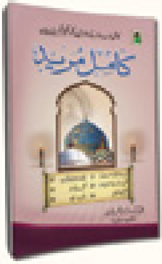

MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 2634

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net